❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

سیرت حضرت سیّدہ بُشریٰ بیگم صاحبہ
(حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (حٰم سجدہ:34)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا موضوع ہے "سیرت حضرت سیّدہ بُشریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ"

حضرت سیّدہ بشریٰ بیگم صاحبہ 7 اپریل 1919ء میں پنجاب کے مشہور شہر جہلم میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام مکرم سیّد عزیز احمد شاہ صاحب تھا۔ آپ حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ آپؓ کا شمار جماعت احمدیہ کے ممتاز اہلِ کشوف والہام میں سے ہوتا ہے۔

حضرت بشریٰ بیگم صاحبہ نے 1944ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور ساتھ ہی قادیان میں ہونے والی دینیات کی دو جماعتیں بھی پاس کیں۔ اس کے بعد جامعہ نصرت ربوہ سے ایف اے کیا۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ساتویں اور آخری حرم تھیں۔ آپ کا نکاح 24 جولائی 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ایک ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خطبہ نکاح میں حضرت اُم طاہر کی وفات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورت حال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرت اُم طاہر کے بچوں کی نگہداشت کے لیے شادی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ طے پایا کہ حضرت سیّدہ اُم طاہر کے خاندان سے رشتہ کیا جائے"

آپ کی شادی کی تقریب 24 اگست 1944ء کو عمل میں آئی۔ یہ تقریب مکرم سیّد عزیز احمد شاہ صاحب کے گھر واقع دارالانوار قادیان میں منعقد ہوئی۔ حضورؓ نے دُعا کروائی۔

سامعین! حضرت سیّدہ اُم طاہر کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے بعض الہامات کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی نگہداشت کی خاطر دوسری شادی کرنا بہتر ہو گا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ

"اتفاقاً ایک روز مَیں نے تذکرہ کھولا اس میں لفظ "بشریٰ" موٹے حروف میں لکھا نظر آیا۔ اسے دیکھ کر میرا ذہن اس طرف گیا کہ میر محمد اسحاق صاحبؓ کی لڑکی کا نام بشریٰ ہے مگر اس سے تو میری شادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ میر صاحبؓ مرحوم نے حضرت اماں جانؓ کا دودھ پیا ہے پس بشریٰ میری بھتیجی ہے..... میرا ذہن اس طرف گیا کہ مریم مرحومہ کے خاندان میں بھی ایک لڑکی بشریٰ نام کی ہے اور اتفاق کی بات ہے کہ بعض بیماریوں کی وجہ سے اس کی شادی اُس وقت تک نہیں ہو سکی چنانچہ سیّد ولی اللہ شاہ صاحب جو (رشتہ) کا پیغام لے کر گئے تھے واپس آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ لڑکی کے والد تو راضی ہیں مگر لڑکی کہتی ہے کہ میں تو شادی کے قابل نہیں (بعض تکالیف کی وجہ سے آپ کے ہاں اولاد نہیں ہو سکتی تھی)...... سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے کہا کہ مَیں نے کشفاً دیکھا ہے کہ بشریٰ بیگم سفید لباس میں ملبوس میرے سامنے کھڑی ہے اور حضورؓ کو بھی دیکھا کہ قریب ہی ایک طرف کھڑے ہیں اور یہ القاہوا "بشریٰ بیگم صاحبہ حضرت (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے لیے ہیں۔"

حضرت مہر آپا کو یہ خاص اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ایک رویا میں خبر دی گئی تھی ”ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ“ یعنی محبت کرنے والی آپا۔ اس مناسبت سے آپ کو مہر آپا کے نام سے پکارا جانے لگا۔

سامعین! حضرت مہر آپا خود اپنی شادی سے پہلے کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

”بہت خوبصورت جوڑا مَیں نے پہنا ہوا ہے جس کا رنگ بہت پیارا ہے اور تمام جوڑے پر چمکدار خوبصورت کام کیا ہوا ہے۔ جوڑے کے اوپر ایک بہت بھاری جبہ پہنا ہوا ہے جو بہت خوبصورت ہے مگر یہ لباس اس قدر بوجھل اور بھاری ہے کہ اس کو پہن کر کندھوں کو یوں یوں کر رہی ہوں یعنی اس کے بوجھ کی وجہ سے کسمساہٹ (بے چینی۔ بے آرامی) محسوس کر رہی ہوں، کانوں میں دلکش آویزے (بُندے) ہیں جو گردن تک آتے ہیں ان میں سفید اور سرخ نگینے ہیں۔ آئینہ میں دیکھتی ہوں تو سب چیزیں بہت پیاری معلوم ہوتی ہیں۔“

(مصباح 1998ء)

شادی کے بعد حضرت سیّدہ مہر آپا حضورؓ کے اعتماد پر پوری اتریں اور آپ نے حضرت سیّدہ اُمّ طاہر کے بچوں کا بہت خیال رکھا اور ہر ممکن پیار اُن کو دیا۔ آپ بہت خوش مزاج خاتون تھیں ادب سے لگاؤ تھا۔ گھریلو زندگی کے کئی واقعات تحریر کیے۔ آگے تعلیم جاری رکھنے کے لیے آپ نے بی اے میں داخلہ بھی لیا لیکن حضورؓ کی علالت میں خدمت کی خاطر اپنی تعلیم کا سلسلہ ترک کر دیا۔ حضرت سیّدہ مہر آپا کی نمایاں صفت غریبوں اور مسکینوں سے ہمدردی اور مہمان نوازی تھی۔ ایک غریب پرور خاتون تھیں۔ بہت صفائی پسند تھیں۔ صبر و تحمل کا پیکر تھیں، قریبی عزیزوں، بھائیوں کے صدمات بڑے صبر و حوصلہ سے برداشت کئے۔ بہت عبادت گزار تھیں۔ تہجد اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ آپ دینی خدمت میں بہت مستعد تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری، سیکرٹری خدمت خلق اور سیکرٹری تربیت و اصلاح رہیں۔ 1966ء تا 1990ء تک نائب صدر لجنہ مرکزیہ کے عہدہ پر بھی فائز رہیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی طبیعت اپنے الہامی نام کی طرح مہر و محبت والی تھی۔ بہت خوش ذوق اور خوش پوش تھیں۔ ہمیشہ بہت محبت اور پیار کے ساتھ خواتین سے ملتیں۔ اپنے گھر میں کام کرنے والی لڑکیوں کا بہت خیال رکھتیں اور ان کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ فرماتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے تمام بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتیں۔ بڑے بچوں سے محبت کے علاوہ ان کا احترام بھی بہت کرتیں تھیں۔ آپ بڑی دُعاگو اور تہجد گزار تھیں۔ دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی کرتیں۔ آپ کے پاس جو بھی زیور یا روپیہ پیسہ ہوتا اور جماعت کو کوئی ضرورت ہوتی تو فوراً پیش کر دیتیں کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے لیے بہت محبت اور غیرت رکھتی تھیں۔ ان کی انتہائی فرمانبردار اور خدمت گزار تھیں۔ ہمسائیوں کے گھر بھی تحائف کے پیکٹ بھیجتی رہتی تھیں اور کہتی تھیں کہ یہ ہمسائیوں کا حق ہے۔ آپ کھانا بہت اچھا پکاتی تھیں اور باوجود ملازموں کے کوئی نہ کوئی چیز خود بھی تیار کرتیں اور سب کو کھلا کر خوش ہوتیں۔ آپ بہت صفائی پسند تھیں اور گھر کو بھی سلیقے سے سجا کر رکھتیں۔ سیر کی شوقین تھیں صبح سویرے واک کے لیے جاتیں۔

حضرت سیّدہ بشریٰ بیگم صاحبہ ایک لمبی بیماری کے بعد 22 مئی 1997ء کو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں۔

سامعین! حضرت مہر آپا نے اپنی زندگی میں ہی اپنی تمام جائیداد اور مال و دولت اللہ کی راہ میں وقف کر گئیں تھیں۔ آپ کی وفات پر حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا آپ کو پیش کیا خراج تحسین سب کے لیے قابلِ رشک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کی اس مالی قربانی کا مصرف مساجد کی تعمیر میں آپ کا حصہ ڈالنا سوچا اور جیسا کہ خاکسار نے ابتداء میں آیت تلاوت کی کہ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (حٰم سجدہ: 34) اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ **تو سامعین!** مساجد بھی خدا کی طرف لوگوں کو بلانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ آپ کے اعمال بھی نیک تھے اور لوگوں کو توحید کی طرف بلانے کا انتظام بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سے کر دیا۔

حضورؒ آپ کی اس مالی قربانی کے مصرف کے بارہ میں فرمایا:

”سیدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کروں گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سو مساجد کی جو تحریک ہے اس میں سے ہر سَو میں سے تین ہزار اُن کی طرف سے ہوگا۔...۔جماعت جرمنی کو جو توحید کے نشان کے طور پر مسجدیں بنانا ہیں اس کی مَیں آج سیدہ مہر آپا کی وفات کے ساتھ تحریک کرتا ہوں۔....اس میں جیسا کہ

مَیں نے عرض کیا ہے سیّدہ بُشریٰ بیگم مہر آپا کا ایک مستقل حصہ ہو گا۔ گویا ہر مسجد میں اُن کی طرف سے کچھ نہ کچھ ہو گا.....اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وفات کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے۔ جو بھی ہم میں سے مرے صفات باری تعالیٰ کو پیچھے روایات کی صورت میں زندہ چھوڑتا چلا جائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 1997ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خطبہ جمعہ 16 جون 2006 میں مہر آپا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1997ء میں ہی یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ حضرت سیدہ مہر آپا مرحومہ (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیگم تھیں) کی طرف سے مساجد کے لئے وعدہ ادا ہو گا۔ کیونکہ حضرت سیدہ مہر آپا نے اپنی جو ساری جائیداد تھی وہ جماعت کے نام کر دی تھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ جو بھی اس کی آمد ہو گی اس میں سے ہر سال کچھ نہ کچھ ادائیگی ہوتی رہے گی۔ (کوئی معین وعدہ کیا تھا جو اس وقت میرے ذہن میں نہیں)۔ اور وہ ادائیگی بہر حال ہوتی رہی ہے۔ امید ہے کہ جب تک آپ مسجدیں بنا نہیں لیتے، انکی طرف سے بھی ہر سال دس ہزار یورو کا وعدہ آتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی جائیداد میں برکت ڈالے۔"

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡